از عدالت اعظمیٰ

تاراپاڑہ ڈی ودیگراں

بنام

ریاست مغربی بنگال

[شری ہری لال کنیا چیف جسٹس،، سید فضل علی، پتنجلی شاستری، مکھرجی، داس اورچندرشیکھر ایر جج صاحبان]

آئین ہند، 1950، دفعہ 22(5)–امتناعی نظر بندی۔نظر بندی کی وجوہات کے بارے میں جلد از جلد آگاہ کرنے کی ذمہ داری۔نمائندگی کرنے کیلئے پیش از وقت موقع فواہم کرنے کی ذمہ داری۔15 دن کے بعد بنیادی معاملہ پیش کیا گیا۔"ضمنی وجوہاتیں" 4 ماہ کے بعد پیش کی گئی۔نظر بندی کی قانونی حیثیت۔مبہم وجوہاتیں اور غیر واضح وجوہاتیں، واضع کی گئی۔ پہلے امتیازی بنیادوں کی فراہمی اور بعد میں تفصیلات۔قانونی حیثیت۔متعدد افراد کے بارے میں ایک ہی تاریخ پر چھاپے گئے احکامات۔نظر بندی کی صداقت۔

بنگال فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ، 1930 کے تحت بڑی تعداد میں لوگوں کو حراست میں لیا گیا۔ اس ایکٹ کے جواز کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جارہا تھا۔دریں اثنا، 26 فروری، 1950 امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کو منظوری دی گئی تھی اور اسی تاریخ کو اس ایکٹ کے تحت ان کو نظر بندی کے احکامات جاری کیے گئے تھے۔14 مارچ کو انہیں نظر بندی کی وجوہات فراہم کئے گئیں اور 16 جولائی کو حکومت نے 14 مارچ کو پیش کردہ بنیادوں کو جاری رکھتے ہوئے ان پر "ضمنی وجوہات" فراہم کیں۔22 یا 23 جولائی کو اپیلینٹوں کو مزید دوسرے بنیادی وجوہات سے آگاہ کیا گیا تھا۔انہوں نے کلکتہ عدالت کو ہیبس کارپس رٹوں سے یہ دلیل دی کہ نظر بندی کے احکامات متعدد بنیادوں پر غیر قانونی ہیں۔ہائی کورٹ نے ان درخواستوں کو مسترد کر دیا اور انہوں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

کانیا چیف جسٹس، فضل علی، مکھر جی اور چندر شیکھر ایر جج صاحبان کے مطابق:

(1) خصوصی نوعیت کے مقدمے میں بالخصوص اس حقیقت کے پیش نظر کہ فروری، 1950 میں امتناعی نظر بندی ایکٹ کی منظوری کے بعد بڑی تعداد میں مقدموں سے نمٹنا پڑا تھا، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ درخواست کنندگان کو دفعہ 22(5) کے معنی کے اندر "جتنی جلدی ممکن ہو" بنیادی وجوہات سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔

(ii) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ درخواست کنندگان کو آرٹیکل 22(5) کے مطابق نمائندگی کرنے کا "ابتدائی موقع" نہیں دیا گیا تھا، صرف اس وجہ سے کہ 16 جولائی اور 22 جولائی کو درخواست کنندگان کو مزید تفصیلات اور حقائق سے آگاہ کیا گیا تھا کیونکہ بعد کے ان مراسلوں میں کوئی نئی یا اضافی بنیاد نہیں تھی (حالانکہ انہیں "ضمنی بنیادوں" کے طور پر بیان کیا گیا تھا) بلکہ صرف بنیادوں کے عنوانوں کی تفصیلات 14 مارچ کو پیش کئے گئے۔

(iii) محض اس وجہ سے کہ کوئی بنیاد مبہم ہے، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ کوئی بنیاد نہیں ہے اور اس لیے حکام کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں ہے؛ ایک 'مبہم' بنیاد غیر متعلقہ بنیاد کے برابر کھڑی نہیں ہوتی، جس کا حکومت کے مطلوبات سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

(iv) حکومت کے مطلوبات کے مقاصد کے لئے بنیادوں کی مناسبت عدالت کے ذریعہ جانچ کا معاملہ نہیں ہے۔ حراست میں لیے گئے شخص کو نمائندگی کا ابتدائی موقع دینے کی ان کی اہلیت کا جائزہ عدالت لے سکتی ہے، لیکن صرف اسی نقطہ نظر سے۔

داس جج کے مطابق، یہ حقیقت کہ راتوں رات نظر بندی کے بڑی تعداد میں نئے احکامات جاری کیے گئے تھے، ضروری نہیں کہ ان معاملوں میں حکام کی جانب سے بدنیتی کا اظہار کیا گیا کیونکہ حکام نے پہلے ہی حراست میں لیے گئے افراد میں سے ہر ایک کی مشتبہ سرگرمیوں پر اپنی نگاہ جمع رکھی تھی اور وہ اس بات سے مطمئن تھے کہ ان کو کوئی مذموم کام کرنے سے روکنے کے مقصد سے، انہیں حراست میں لینا ضروری تھا۔

ریاست بمبئی بمقابلہ آتمارام شریدھر ویدیا بالا صفحہ 167 کے تابع۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ کار: (مقدمہ نمبر 24 بابت 1950)۔ فوجداری متفرق کیس نمبر 361 بابت 1950 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم نامہ کے خلاف آئین ہند کی دفعہ 132(1) کے تحت اپیل دائر کی گئی۔

اپیلنٹوں کی طرف سے: اے۔ سی۔گپتا اور سداھانسو شیکھر مکھرجی(بشمول اورن کمار ڈٹا اور ایس ۔ این۔ مکھرجی)

جواب دہندگان کی طرف سے: ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جینرال، (بشمول بی سین،)۔

25 جنوری 1951 کو کانیا، چیف جسٹس، فضل علی، مکھرجی اور چندر شیکھرا یر جج صاحبان کا فیصلہ کنیا چیف جسٹس نے سُنایا تھا، پتنجلی شاستری اور داس جج صاحبان نے الگ الگ فیصلے سُنائے۔

کنیا چیف جسٹس۔ یہ کلکتہ ہائیکورٹ کے فیصلے سے آئین ہند کے آرٹیکل 132 کے تحت کی گئی اپیل ہے، جس نے اپیل کنندگان کی ہیبنس کارپس درخواستوں کو مسترد کردیا تھا۔ امتناعی نظر بندی ایکٹ، 1950 کے تحت تمام مقدموں میں نظر بندی کے احکامات 26 فروری، 1950 کو درخواست کنندگان کو جاری کیے گئے تھے، اور نظر بندی کی بنیادی وجوہات 14 مارچ 1950 کو پیش کی گئی تھی، نمونے کے طور پر ہم ان میں سے ایک کا حوالہ دیتے ہیں:

آپ کو امتناعی نظر بندی ایکٹ، 1950، (ایکٹ بابت 1950) کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (الف) کی ذیلی شق (ii) کے تحت کیے گئے حکم نامے کی تعمیل میں حراست میں لیا جارہا ہے۔ مندرجہ ذیل بنیادوں پر:

(1) آپ بھارتیہ کمیونسٹ پارٹی کی کارروائیوں میں مدد کررہے ہیں، جسے حکومت نے بھارتیہ فوجداری ترمیمی قانون ایکٹ (ایکٹ XIV بابت 1908) کی دفعہ 16 کے تحت بشمول اس کی رضا کار تنظیموں کے ساتھ غیر قانونی قرار دیا ہے اور جس کا مقصد مہلک ہتھیاروں سے فسادات پھیلانا، لوٹ مار، ڈکیتی، آتش زنی اور قتل و غارت گری اور اسلحہ و گولہ بارود رکھنے اور استعمال کرنے اور اس طرح متعصّبانہ کام کرکے امن کو مضرت پہنچانے پر یہ ضروری ہے کہ آپ کو اس طرح کے کام کرنے سے روکا جائے۔

(2) سی پی آئی کے رکن کی حیثیت سے کسان فرنٹ کو لے کر، آپ نے ہاوڑہ ضلع کے کسانوں کے درمیان پریشانی پیدا کی ہے اور انہیں لاقانونیت اور تشدد کی کارروائیوں کے لئے اکسایا ہے:

اوراس طرح امن عامہ کو برقرار رنہ رکھتے ہوئے مضرت رسائی سے کام کیا ہے:

سی پی آئی کے ایک کارکن کی حیثیت سے آپ نے کلکتہ میں ٹرام ویز کے مردوں اورمزدوروں کے درمیان فساد پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور یونیورسٹی ہال اور دیگر مقامات پر آپ نے جو تقاریر کیں ان میں آپ نے دراصل انہیں تشدد اور لاقانونیت کی کارروائیوں کے لئے اکسایا ہے؛ اوراس طرح سے امن عامہ کو برقرار نہ رکھتے ہوئے بدظنی پھیلائی ہے۔

16 جولائی 1950 کو مغربی بنگال کی حکومت نے اپیل کنندگان کو 14 مارچ 1950 کو پہلے ہی پیش کی گئی بنیادوں پر ان کی نظر بندی پر اضافی بنیادوں سے آگاہ کیا جس کا نمونہ مندرجہ ذیل اصطلاح میں ہے۔

14 مارچ 1950 کے آرڈر نمبر 6163 ایچ ایس کے تحت پہلے سے پیش کردہ بنیادوں کو جاری رکھتے ہوئے آپ کو اپنی نظر بندی کی ضمنی وجوہات سے آگاہ کیا جارہا ہے جو درجہ ذیل ہیں:

بنگال چٹکر مزدور یونین کے سکریٹری کی حیثیت سے، فیڈریشن آف مرکنٹائل ایمپلیز یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے (سی پی آئی آرگن) خبر اخبار کے اعزازی رپورٹر کی حیثیت سے سی پی آئی کے تخریبی پروگرام 29 جولائی 1948 کو آگے بڑھایا آپ نے دیگر لوگوں کے ساتھ ہاوڑہ میں ایک جلوس کی قیادت کی جس میں حکومت کے خلاف نفرت انگیز مواد کی تبلیغ کی گئی اوراس طرح امن عامہ کو مضرت پہنچانے کا کام کیا گیا۔"

جیسا کہ پہلی بنیادوں کے معاملے میں، یہ "ضمنی بنیادیں" بھی ہر اپلینٹ کو الگ الگ پیش کیے گئے تھے۔ درخواست کنندگان نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 491 کے تحت الگ سے ہیبیاس کارپس کے قاعدہ کے لئے درخواست دی تھی اور 21 جولائی 1950 ہائی کورٹ نے چیف سکریٹری حکومت مغربی بنگال کو ہر کیس میں ایک قاعدہ جاری کیا۔ 22 یا 23 جولائی 1950 کو اپیلنٹوں کے بنیادوں کا دوسرا سیٹ پیش کیا گیا ایک کا نمونہ مندرجہ ذیل اصطلاحات میں ہے:

14 جولائی 1950 کے آرڈر نمبر 12820 کے تحت پہلے سے مہیا کی گئی بنیادوں کو جاری رکھتے ہوئے آپکو، آپ کے حراست میں لئے جانے کی وجوہات کی اطلاع دی جارہی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

(1) کلکتہ ٹرام وے کام گراں ورکرز یونین کے زیر اہتمام 19 مارچ 1947 کو یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ میں ہونے والے ایک اجلاس میں آپ نے دھمکی دی تھی کہ 20 مارچ 1947 کو ٹرام موٹر کاروں کو نکالنے کی کوئی بھی کوشش تباہی کو دعوت دے گی اور آپ نے مزید کہا کہ اگر حکام نے ٹرام خدمات کو دوبارہ شروع کرنے کی

کوشش کی تو آپ اور آپ کے دوست ٹرام لائنوں کو ہٹانے اور تاروں کو کاٹنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

(2)۔13 جون 1948 کو آپ نے طلبہ فیڈ راشن (زیر کنٹرول سی پی آئی) کے زیر اہتمام ایک اجلاس کی صدارت کی اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور اس کے ذیلی ادارے سودھنتا پر عائد پابندی ہٹانے کی وکالت کرتے ہوئے تقریر کی۔"

عدالت عالیہ معاملے پر غور کرنے کے بعد اپیل کنندگان کی درخواستوں کو مسترد کر دیا اور اس کے بعد درخواست گزاروں نے ہمارے پاس اپیل کی۔

عدالت عالیہ میں سب سے پہلے اپیل کنندگان کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ 14 مارچ کو دی گئی بنیادوں کا پیغام بھارت کے آئین کے آرٹیکل 22(5) کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے، کیونکہ ان بنیادوں کو "جلد از جلد" مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ اس نوعت کے مقدمہ میں، ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں اور یہ ماننے سے قاصر ہیں کہ 14 مارچ، 1950، کو بنیادوں کو پیش کرتے ہوئے، حکام آئین کے آرٹیکل 22(5) میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کام کرنے میں ناکام رہے۔ بنگال ضابطہ فوجداری ترمیمی ایکٹ 1930 کے تحت، ایک بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے جواز کو ہائیکورٹ میں چیلنج کیا جا رہا تھا اور فروری 1950 کے آخر تک فیصلہ سنائے جانے کی توقع تھی۔ امتناعی نظر بندی ایکٹ، 1950 کو فروری کے آخری ہفتے میں بھارت کی پارلیمنٹ نے منظور کیا تھا، اور ان تمام قیدیوں کے بارے میں یہ احکامات 26 فروری 1950 کو جاری کیے گئے تھے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ صوبائی حکومت کو بروقت ایک دن میں بہت سارے مقدمات سے نمٹنا پڑا، ہم اپیل کنندگان کی اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

درخواست کنندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ آئین کے آرٹیکل 22(5) اور امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 7 میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں اپیل کنندگان کو نمائندگی کرنے کا ابتدائی موقع فراہم نہیں کیا گیا۔ جس کا انہیں حق حاصل تھا۔ 1950 کے کیس نمبر 22 میں آج سنائے گئے فیصلے میں ہم نے آرٹیکل 22(5) کے تحت دیے گئے دو حقوق کی نوعیت پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ہمیں اپنے فیصلے کے لئے اس اپیل کے حقائق پر ان اصولوں کا اطلاق کرنا ہوگا۔

جب حکام نے 16 جولائی 1950 کو اپنی دوسری ترسیل اپیل گزاروں کو بھیجی تو انہوں نے اسے " پہلے سے پیش کردہ بنیادوں کا تسلسل "اور" آپ کی حراست کے لئے ضمنی بنیاد" کے طور پر بیان کیا۔اس مراسلے کے الفاظ پر انحصار کرتے ہوئے یہ دلیل دی گئی کہ یہ اضافی بنیادیں تھیں جو عدالت کو پیش کی گئی تھیں لہذا آرٹیکل 22(5) کے تحت طے شدہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ استدلال کیا گیا تھا کہ بنیادوں کو اطلاع دینے کا فرض" جتنی جلدی ممکن ہو " مطلق تھی۔نظر بندی کیلئے بنیاد کو صوبائی حکومت کے سامنے ہونا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ حکم امتناع جاری کرنے کی ضرورت کے بارے میں مطمئن ہو جائیں۔اگر 26 فروری 1950 کو حراست میں لیے والے حکام کے سامنے صرف وہی بنیادیں تھیں جو انہوں نے 14 مارچ کو بتائے تھیں، تو وہ اضافی بنیادوں پر نظر بندی کی حمایت نہیں کر سکے جو اس دن ان کے سامنے نہیں تھے اور جو انہوں نے چار ماہ بعد دوسرے مراسلے میں بیان کیے تھے۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ اس ترسیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکام اصل بنیادوں پر مطمئن نہیں تھے اور اس لئے انہوں نے ان ضمنی بنیادوں کو بعد کی سوچ کے طور پر پیش کیا تھا۔ ہماری رائے میں ان دلائل کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری ترسیل کے مندرجات کو" ضمنی بنیادوں " کے طور پر بیان کرنے سے انہیں اضافی یا نئی بنیادیں نہیں ملتی ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کہ آیا وہ نئی بنیادیں ہیں جیسا کہ 1950 کے کیس نمبر 22 میں ہمارے فیصلے میں بیان کیا گیا ہے۔اس طرح سے بعد میں پیش کرنے والے ترسیل کے مندرجات کا جائزہ لینے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے 14 مارچ 1950 کو مناسب اپیل کنندہ کو اس کی سرگرمیوں کے سلسلے میں پیش کردہ دوسری بنیادوں کے سرخیوں کی تفصیلات فراہم کیں۔ ہم انہیں نئی بنیادوں کے طور پر دیکھنے سے قاصر ہیں اور ہم ہائیکورٹ کے اس نتیجے سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تازہ یا نئی بنیادیں نہیں ہیں۔ ہم صرف اس کے ابتدائی الفاظ کو پڑھ کر مواصلات کے حقیقی اثرات کو سمجھنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ اس کو پورا پڑھ کر اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ دلیل کہ حکام اصل بنیادوں پر مطمئن نہیں تھے۔ اور اس ترسیل کو ضمنی بنیادوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو ایک بار پھر ناقص ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بعد میں بتائی گئیں تفصیلات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ جب انہوں نے 14 مارچ کی تاریخ کو مراسلہ بھیجا تھا تو وہ حکام کے علم میں نہیں تھے۔ یہ دلیل کہ 16 جولائی، 1950 کا یہ مراسلہ" جتنی جلدی ممکن ہو" نہیں تھا، 1950 کے کیس نمبر 22 کے ہمارے فیصلے میں بیان کردہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسترد کیا جانا چاہئے۔ ہر کیس کے حقائق پر غور کیا جانا چاہئے اور اگر حراست میں لیا گیا شخص یہ دلیل دیتا ہے کہ آرٹیکل 22(5) میں بیان کردہ طریقہ کار کے اس

حصے کی تعمیل نہیں کی گئی ہے تو حکام کو اس دلیل کی تردید کے لئے عدالت کے سامنے مواد پیش کرنا ہوگا۔ موجودہ مقدمے میں ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ اس طرح کے قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے اور ہمیں کسی دوسرے نتیجے پر پہنچنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ بنیادیں مبہم ہونے کی وجہ سے انہیں بنیاد کے طور پر بالکل بھی نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور اس وجہ سے وہ حکام کو مطمئن کرنے کے لئے کافی نہیں ہوسکتے ہیں۔ اس نکتے پر ہمارے پاس 1950 کے مقدمہ نمبر 22 میں اپنے فیصلے میں بیان کردہ باتوں میں اضافہ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ "مبہم بنیادیں" اور غیر متعلقہ بنیاد ایک جیسی ہوتی ہے اور ایک غیر متعلقہ بنیاد کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو نظر بندی کا حکم جاری کرتی ہے۔ اس فیصلے میں بیان کردہ وجوہات کی بنا پر ہم اس دلیل کو بھی قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ اگر بنیادیں قابل اعتراض ہیں اور کوئی نمائندگی ممکن نہیں ہے تو امتنائی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت درکار اتھارٹی قائل نہیں ہوسکتی ہے۔ یہ استدلال دو چیزوں کو یکجا کرتا ہے۔ صوبائی حکومت کے قائل ہونے کو جنم دینے والی بنیادوں کی معقولیت عدالت کی طرف سے جانچ پڑتال کا معاملہ نہیں ہے خاتر خا بنیاد ہونے پر نظر بند شخص کو نمائندگی کا ابتدائی موقع کی فراہمی کی عدالت جانچ کرسکتی ہے، لیکن صرف اسی نقطہ نظر سے۔ اسلئے ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ دونوں ٹیسٹوں کے لئے بنیادوں کا معیار اور خصوصیت یکساں ہونی چاہئے۔ مطمینی کے سوال پر، جیسا کہ اکثر کہا گیا ہے، ایک شخص اسی بنیاد پر مطمئن ہوسکتا ہے، لیکن دوسرا مطمئن نہیں ہوسکتا ہے۔ تاہم یہ ایکٹ میں استعمال ہونے والے الفاظ کا احترام کرتے ہوئے پہلی عدالت کے تعین کے لئے نہیں ہے عدالت کے لئے جانچ پڑتال کا دوسرا حصہ آرٹیکل 22(5) کے تحت واضح اور صاف ہے۔ لہذا ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ اگر نمائندگی کرنے کے لئے بنیادیں کافی یا مناسب نہیں ہیں تو یہ بنیادیں اتھارٹی کے شخصی مطمینی کے لئے کافی نہیں ہوسکتی ہیں۔

جہاں تک حکومت کی جانب سے اپنے پہلے مراسلے میں ہر معاملے میں پیش کردہ بنیادوں کا تعلق ہے، تو یہ نوٹ کرنے کے لئے کافی ہے کہ اگرچہ پہلی بنیاد تمام اپیل کنندگان کے لئے یکساں ہے، لیکن دوسری بنیاد زیادہ تر کیسوں میں مختلف ہے۔ ہائیکورٹ نے 14 مارچ 1950 کو بھیجے گئے مراسلے کے سلسلے میں ہر اپیل گزار کے معاملے پر غور کیا ہے۔ ان کی رائے میں یہ بنیادیں مبہم نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ زیر حراست شخص کو نمائندگی کرنے کا جلد از جلد موقع فراہم کرنے کے طریقہ کار کے تقاضے کی خلاف ورزی 14 مارچ کی اور اس

کے بعد جولائی میں اپیل کنندگان کو بھیجی گئی مراسلات کے ذریعے اس نکتے کو سنجیدگی سے ہمارے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ کے وکیل کو سننے کے بعد ہمیں اس نکتے پر ہائی کورٹ کے فیصلے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔مطلب یہ کہ اپیل کو رخارج کر دیا جاتا ہے۔

پتنجلی شاستری جج۔یہ اپیل 1950 کے کیس نمبر 22 (ریاست بمبئی بمقابلہ آتمارام شریدھر ویدیا) کے ساتھ سنی گئی تھی۔اس میں شامل اہم سوال ایک ہی تھا۔میں نے آج اپنے فیصلے میں اس سوال پر جو رائے ظاہر کی ہے کہ اس کیس میں یہ اپیل منظور نہیں ہو سکتی اور میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اسے خارج کر دینا چاہیے۔

داس جج۔کلکتہ ہائی کورٹ کی ایک بنچ کے حکم نامے کے خلاف اس اپیل میں 100 نظر بندوں نے وہی اہم سوالات اٹھائے ہیں جو ریاست بمبئی کی اپیل میں اٹھائے گئے تھے جس میں ابھی فیصلہ سنایا گیا ہے۔اس اپیل میں اٹھایا گیا ایک اضافی نکتہ یہ تھا کہ بڑی تعداد میں بظر بندی کے نئے احکامات" راتوں رات" جاری کیے گئے تھے، یہ حکام کی طرف سے بداعتمادی کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ حکام ہر فرد کے کیس پر اپنا توجہ مرکوز نہیں کر سکتے تھے۔میں اس دلیل سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ حکام نے پہلے ہی حراست میں لیے گئے ہر قیدی کی مذموم سرگرمیوں پر جانچ پڑتال کیا تھا اور وہ اس بات سے مطمئن تھے کہ انہیں کسی خاص قسم کے کسی مذموم کام سے روکنے کے لیے ضروری ہے کہ مقامی ایکٹ کے تحت ان کے خلاف نظر بندی کا حکم جاری کیا جائے۔مقامی ایکٹ کے جواز میں کچھ شکوک وشبہات موجود تھے اور اس دوران امتناعی نظر بندی ایکٹ کو لاگو کیا گیا اور اس دوران ایکٹ پاس ہونے کے بعد سوال یہ تھا کہ نئے ایکٹ کے تحت ایک نیا حکم جاری کیا جائے۔ان کے خلاف نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی مصلحت کے بارے میں حکام کے ذہن پہلے ہی تیار ہو چکے تھے،لیکن جیسا کہ اب تجویز کیا گیا ہے، مجھے بالکل بھی ضروری نہیں لگتا ہے۔مجھے نہیں لگتا کہ حکام کی جانب سے ان کے فرایض میں کوئی غلطی ہوئی ہے جس سے ان کی طرف سے غلط اعتماد قائم ہوگا۔میرے خیال میں میرے فیصلے میں بیان کی گئی وجوہات کی بنا پر حکام کی جانب سے کسی بدنیتی کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی درخواست گزاروں کے بنیادی حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔ہر قیدی کے معاملے میں، یکسان بنیادون کے علاوہ،نظر بندی کیلئے ایک یا ایک سے زیادہ مخصوص بنیادیں موجود تھیں جو متعلقہ قیدی کو اپنی نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لئے کافی ہیں.اسلئے ضمنی تفصیلات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔میری رائے میں روبرگ جج کی طرف سے اخذ کردہ نتائج درست اور صحیح بنیاد پر قائم تھے،لہذا،اس اپیل کو خارج کر دینا چاہئے۔

اپیل خارج کردی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایجنٹ: پی۔کے۔چٹرجی

جواب دہندہ کی طرف سے ایجنٹ پی۔کے۔بوس۔

دستبرداری کی شق

’’مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔